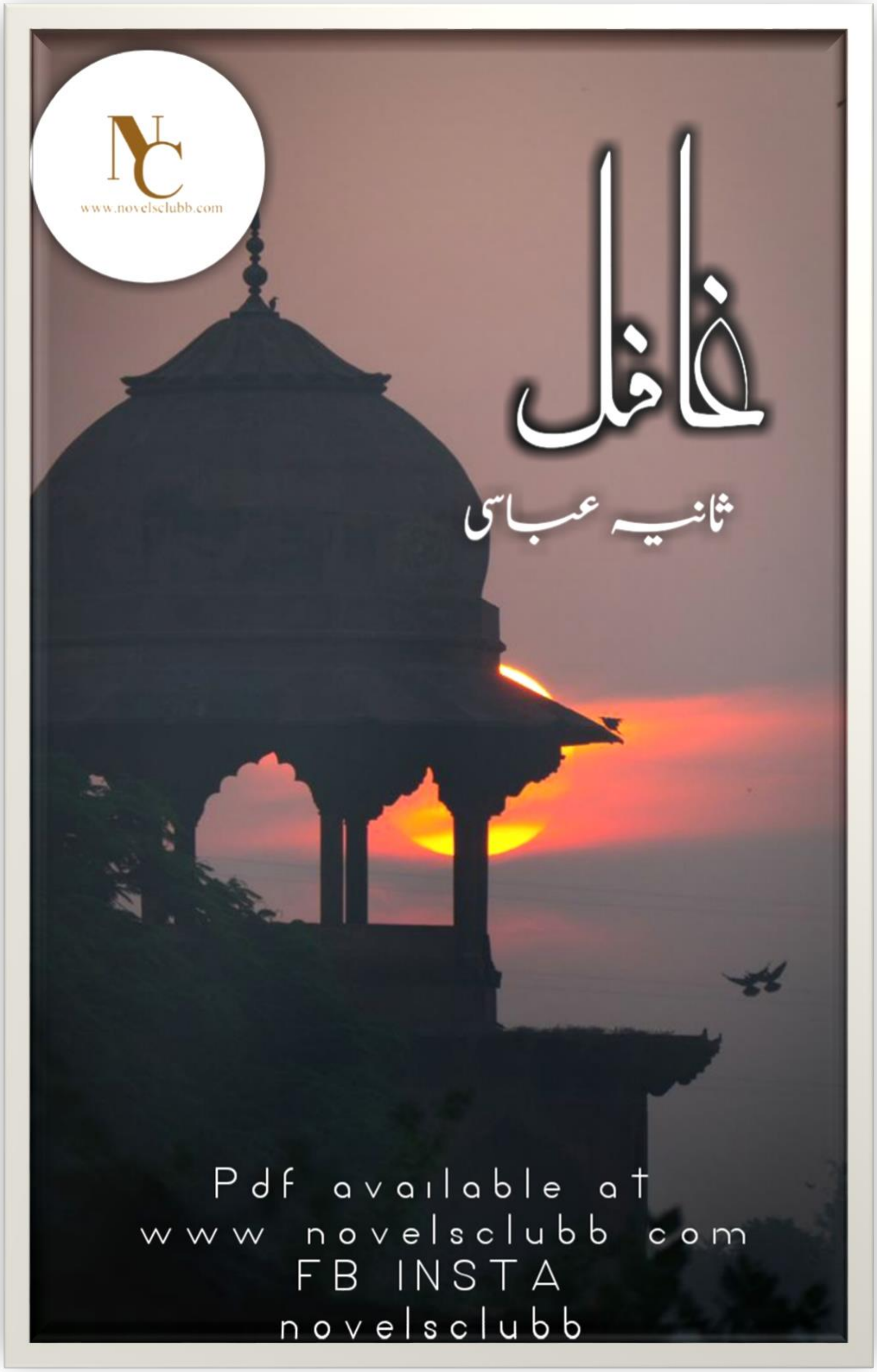
www.novelsclubb.com
غافل
ثانیہ عباسی
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

غافل

از

ثانیہ عباسی

www.novelsclubb.com

غافل

از قلم ثانیہ عباسی

اللہ نے کہا فانی ہے یہ دنیا تو تم کیوں اس کے پیچھے بھاگتے ہو۔ کیوں ان ختم ہو جانے والی چیزوں کی کشش میں آخرت کو بھلائے بیٹھے ہو۔ باز آؤ۔ مت بھاگو ان فانی چیزوں کے پیچھے۔ اگر اسی طرح ان چیزوں کے پیچھے بھاگتے رہے تو سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

کیا تم غافل ہو؟

مت بنو غافل۔ مت رہو انجان سب جانتے ہوئے بھی۔

جب روزِ محشر اللہ سوال کریں گے کہ کیوں غفلت میں رہے۔ کیوں ہدایت نہ پائی ہماری آیتوں سے؟

کیا جواب دو گے؟

کیا کوئی جواب دے سکو گے ؟

☆☆☆

صالحہ پہلے نماز پڑھ لو بیٹا اٹھ کر۔امی نے تقریباً تیسری بار کہا تھا صالحہ کو۔

.ہاں اماں بس اٹھ رہی ہوں۔پھر وہی جواب

تم قضا کر دو گی صالحہ۔

نہیں ہو گی قضا امی بس اٹھ رہی ہوں۔ضروری بات کر رہی ہوں دوست سے۔وہ

موبائل پر ٹائپ کرتے ہوئے چڑ کر بولی۔

اماں نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔کب جائے گا اس کا بچپنا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ بچپنا تھا؟

بلآخر اس نے نماز قضا ہونے سے پہلے پڑھ لی تھی۔

یہ امی کا ہی زور تھا کہ وہ نماز پڑھ لیا کرتی ہے۔

نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو امی نے کہا قرآن بھی پڑھ لو۔

امی پڑھ لوں گی تھوڑی دیر میں۔قرآن کو منع نہیں کر سکی تو ٹال دیا۔

حفصہ کو دیکھا ہے۔اس کو کہنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی خود پڑھ لیا کرتی ہے۔ہر کام بغیر کہے کر لیتی ہے۔امی حفصہ کی غیر موجودگی میں اس کو سمجھانے کے لیے بولیں۔

www.novelsclubb.com

اماں آپ کو تو میں ہی نظر آتی ہوں۔اور کوئی نہیں دکھتا آپ کو۔اس کی یہی عادت تھی۔اسے لگتا ہے کہ اماں صرف اسے ہی ٹوکتی رہتی ہیں۔اور کسی کو نہیں کہتیں۔

ایسا نہیں ہے حفصہ کو بھی کہتی ہوں جہاں ضرورت پڑتی ہے۔

ہوں۔وہ خاموش رہی۔اپنے طور پر وہ بہت اچھی بیٹی تھی۔

بیٹا کچھ نہیں رکھا ان چیزوں میں، نماز اور قرآن سے روشنی لو۔وہ اسے ہمیشہ سمجھاتی رہتی تھیں۔

اچھا اماں ٹھیک ہے۔وہ بیزار ہو کر اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

اللہ اسے ہدایت دے۔وہ ہر وقت اس کے لیے دعا گو رہتی تھیں۔صرف اس کے لیے ہی سب سے زیادہ انہیں ٹینشن رہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆

وہ تھکی تھکی سی آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔

اسلام و علیکم امی۔

و علیکم اسلام۔

کیا ہوا بیٹا۔

کچھ نہیں امی تھک گئی ہوں۔

جاب کا کیا ہوا۔

دے دیا ہے انٹرویو۔اب فون آئے گا۔وہ اداسی سے بولی۔

کوئی بات نہیں دعا کرو۔اللہ آسانی پیدا کرے گا تمہارے لیے۔وہ محبت سے بولیں۔

www.novelsclubb.com

جی امی۔دعا ہے۔بس اب جلد از جلد اچھی سی جاب مل جائے۔وہ کہہ کر اپنا سامان اٹھا کر کمرے میں چلی گئی۔

صالحہ۔۔۔۔اسے حیرت ہوئی۔وہ اب تک سو رہی تھی۔

اٹھو صالحہ۔حفصہ نے اسے جگایا۔

کب سے سو رہی ہو۔

سو رہی تھی۔وہ نیند میں ڈوبی آواز کے ساتھ بولی۔

اتنی دیر تک کون سوتا ہے۔چلو شاباش اٹھو۔ورنہ امی سے سنو گی تم۔

ہمم اٹھ رہی ہوں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆

کچھ دن بعد:

صالحہ مجھے جاب مل گئی۔وہ خوشی سے کمرے میں آ کر صالحہ کو بتانے لگی۔

صالحہ مسکرائی کتنی سیلری ہے؟

ابھی سیلری کی بات نہیں ہوئی۔اس نے بتایا۔

اماں کمرے میں آئیں۔۔۔۔سب خیریت ہے بچوں؟

امی آپ کی دعاؤں نے اثر دکھادیا۔مجھے جاب مل گئی۔

اماں نے اسے گلے لگایا۔اللہ کامیاب کرے میرے بچے کو۔انہوں نے اس کا ماتھا چوما۔

میرا بہادر بچہ۔

امی آپ سے کچھ کہنا تھا مجھے۔صالحہ نے کہا۔

ہاں بولو۔

میں بھی سوچ رہی ہوں جاب کرنے کا۔

اللہ تمہیں بھی کامیاب کرے۔انہوں نے اس کا بھی ماتھا چوما۔وہ ہمیشہ سے اپنے بچوں کو کامیاب اور خود مختار دیکھنا چاہتی تھیں۔

آمین۔حفصہ نے کہا۔

☆☆☆

آج صبح وہ جلدی اٹھ گئی تھی۔انٹرویو کے لیے۔

وہ تیار ہو کر بہت حسین لگ رہی تھی کہ ہر آنے جانے والا نظر اٹھا کر دیکھنے پر مجبور ہو جائے۔

وہ باہر آئی تو حفصہ چادر میں بیٹھی تیار ہو کر ناشتہ کرنے میں مصروف تھی۔

حفصہ صالحہ سے زیادہ خوبصورت ہے لیکن وہ اپنی خوبصورتی کو کسی کے آگے نمایا نہیں ہونے دیتی۔

چادر لے کر جانا۔امی نے صالحہ کو ٹوکا۔

وہ سر ہلا کر خاموشی سے چائے پینے لگی۔

ناشتہ کر کے کمرے سے چادر لے کر آئی امی کو خدا حافظ کہہ کر باہر نکل گئی۔حفصہ پہلے ہی جا چکی تھی۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

انٹرویو دینے کے بعد وہ مسکراتی ہوئی کیبن سے نکلی۔اچھی امیدوں کے ساتھ۔وہ ایک کانفڈینٹ لڑکی تھی۔اوراس کے اسی کانفڈینٹ نے کئی بار اسے منہ کے بل گرایا بھی تھا۔لیکن وہ سبق نہیں لیا کرتی تھی۔وہ خود میں مگن چلتی ہوئی کسی سے ٹکرائی تھی۔لیکن بغیر سوری کیے اور بغیر اس کی طرف دیکھے وہ آگے نکل گئی۔لیکن وہ مڑ کر اس کو تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ راہداری میں مڑ نہ گئی۔پھر جھک کر اپنا سامان اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆

وہ انٹرویو دینے کے بعد گھر آ کر سو گئی تھی۔شام کے چھ بج رہے تھے کہ وہ اب تک نہ اٹھی تھی۔حفصہ ابھی آفس سے آئی تھی اور آتے ہی امی کے ساتھ ملکر کام

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نپٹانے لگی۔اسے احساس تھاماں کا۔وہ ایسی لڑکی تھی جو اپنا احساس بہت بعد میں پہلے دوسروں کا کرتی تھی۔اور یہ احساس شاید اسے اپنی ماں سے وراثت میں ملا تھا۔

صالحہ اٹھ کر صوفے پر آکر بیٹھ گئی اور ٹی وی آن کر لیا۔

امی چائے بنا دی۔اس نے وہیں سے آواز دے کر پوچھا۔

دیکھو اس سے اتنا نہ ہوا کہ آکر چائے ہی بنا لے۔

میں بنا دیتی ہوں نا اماں۔حفصہ نے کہا۔

صالحہ کا ہمیشہ سے یہی تھا کہ جس دن وہ تھک جاتی تو پانی بھی خود اٹھ کر نہ پیتی۔

www.novelsclubb.com

صالحہ مغرب پڑھ لو پہلے۔اماں باہر آکر بولیں اور ٹی وی بند کر دیا۔

ارے اماں تھوڑا سا رہ گیا تھا بس۔وہی پرانی عادت۔

تمہارے اس تھوڑے سے کے چکر میں تم ہر بار اپنی نماز قضا کر لیتی ہو۔ان کے لہجے میں غصہ تھا۔آخر وہ کب تک پیار سے سمجھاتیں۔

امی کبھی کبھار ہوتی ہے ویسے تو روز ہی پڑھتی ہوں میں نماز۔آج ذرا تھک گئی تھی تو نہیں پڑھی۔ہر بات کا جواب تو اس کے پاس تیار رہتا تھا۔

جب تھک جاتے ہیں تو نماز معاف ہو جاتی ہے کیا صالحہ۔اگر تمھیں نماز کی خوبصورتی اور لذت کا پتہ ہو تو تم قضا کرنے کا تصور بھی نہیں کرو گی۔بلآخر انہوں نے پھر سمجھانا شروع کر دیا۔

اماں کیوں ہر وقت لیکچر دینے کے لیے تیار رہتی ہیں۔وہ بیزار ہوئی۔

صالحہ۔امی سے ایسے بات مت کرو۔حفصہ نے کہا۔

ہاں تم بھی شروع ہو جاؤ۔وہ چڑی اور اپنا کپ اٹھا کر کمرے میں چلی گئی۔

کب سمجھ آئی گی اسے یہ باتیں۔مجھے ڈر ہے حفصہ یہ اپنا نقصان نہ کر لے۔

آجائے گی سمجھ امی۔آپ فکر نہ کریں۔

☆☆☆

وہ کل شام کے بعد اب کمرے سے نکلی تھی۔ بلکل تیار جاب کے لیے۔

ناشتہ تیار ہے کر لو۔اماں نے صالحہ سے کہا۔بچوں کی جھڑکیوں اور بد تمیزیوں کے بعد بھی مائیں ان کے ساتھ پہلے جیسی رہتی ہیں تو بچے سمجھتے ہیں کہ ہو گیا انہیں احساس۔ہاں ماں کو تو ہو گیا تمہیں کب ہو گا؟

صالحہ خاموشی سے چیئر کھینچ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اب اماں کو ایک نئی ٹینشن نے آلیا تھا۔پتہ نہیں یہ لڑکی رات کو نماز پڑھ کر سوئی بھی تھی یا نہیں۔وہ اس سے پوچھ نہ پائیں۔وہ ناشتہ کر کے اللہ حافظ کہہ کر چلی گئی۔

یہ چلی گئی؟حفصہ کمرے سے نکل کر آئی تو بولی۔

ہاں دیکھو کتنی جلدی چلی گئی۔

پہلے دن جلدی جاتے ہیں نا امی تاکہ امپریشن اچھا پڑے۔وہ مسکرا کر بولی اور ناشتہ کرنے لگی۔

اللہ کی امان...... کہہ کر وہ بھی ناشتہ کرنے لگیں۔

☆☆☆

وہ آفس پہنچی اور کچھ بیسک انسٹرکشنز لے کر وہ کام میں مصروف ہو گئی۔ایک خوشی تھی جاب کرنے کی جو اسے مل چکی تھی۔آج تک اس نے جو چاہا وہ اسے ملا۔آج بھی وہ اپنے ازلی انداز میں اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔فخر سے ' گردن کڑا کر۔چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی، فخریہ مسکراہٹ۔لمبے سیدھے بال جو کمر تک آتے تھے انہیں کھلا چھوڑے گلے میں دوپٹا وہ اپنے ازلی انداز میں سکرین پر دیکھ کر ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھی۔دفعتاً ایک لڑکی اس کے پاس آئی۔

صالحہ نے چہرا اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔دو انگلیوں سے چہرے پر آتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا۔

جی...؟

باس آپ کو اپنے کیبن میں بلا رہے ہیں۔ کہہ کر وہ چلی گئی۔

وہ اٹھ کر کیبن کی طرف بڑھی۔

May I come in sir?

Yes, come in. انہوں نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

ان کی عمر تقریباً چالیس کے قریب تھی۔

Yes, sir. وہ آگے آکر بولی۔

صالحہ۔۔۔انہوں نے اس کے نام پر زور دیا۔

جی سر۔وہی پر اعتماد لہجہ

یہ کچھ فائلز ہیں انہیں پروف ریڈ کریں۔انہوں نے ٹیبل پر پڑی فائلز کی طرف اشعارہ کر کے کہا۔

جی، سر۔اسنے فائلز اٹھائیں اور کیبن سے باہر نکل گئی۔

کچھ زیادہ ہی کام دے دیا۔آج تو پہلا دن تھا میرا۔اس نے منہ بنایا۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

وہ صوفے پر دھپ سے گری۔

آرام سے صالحہ۔تمیز وہیں چھوڑ کر آئی ہو کیا۔

شروع میری ماں۔وہ بڑبڑائی۔

یہ لو پانی پی لو۔انہوں نے پانی اس کی طرف بڑھایا۔

اس نے گلاس تھاما۔

کیسا گزرا تمہارا پہلا دن۔

اچھا گزرا امی۔وہ خوشی سے بولی۔

اچھا چلو یہ تو بہت اچھی بات ہے۔مغرب پڑھ لو ہاتھ منہ دھو کر۔

پتہ نہیں کیوں نماز کا سن کر اس کا دل عجیب ہو جاتا تھا۔کبھی وہ بغیر کہے پڑھ لیا کرتی اور کبھی بلکل ہی چھوڑ دیتی۔

حفصہ نہیں آئی ابھی تک۔۔۔

آنے والی ہو گی بس۔وہ کچن میں چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔ وضو بناتے ہوئے اس کے دماغ میں یہی سوچیں آرہی تھیں کہ آخر وہ کیوں نماز سے بھاگتی ہے نماز تو فرض ہے نا۔ کیوں امی کو بار بار کہنا پڑتا ہے نماز کا۔

وہ ایسی ہی تھی۔ پڑھتی تو فجر میں بھی اٹھ کر پڑھتی تھی نماز اور چھوڑتی تو ایسی ہو جاتی کہ امی کو زبردستی پڑھوانا پڑتی تھی۔ یہ اس وجہ سے ہوتا تھا کہ جب اسے کوئی کام ہوتا تھا یا کوئی پریشانی ہوتی تھی تب وہ نماز پڑھتی تھی۔ اللہ کو راضی کرنے کے لیے نہیں۔ دعا کرتی اللہ سے۔۔۔ اور ہر بار کی طرح اللہ اس کی دعا قبول کر لیتے تھے۔ اور دعا قبول ہونے کے بعد وہ ایسے ہو جاتی کہ کبھی کسی پریشانی نے اسے چھوا تک نہ ہو۔ کبھی اسے کسی چیز سے تکلیف ہی نہ ہوئی ہو۔ کبھی وہ کسی چیز کو پانے کے لیے تڑپی اور روئی نہ ہو۔ ہمیشہ سے خوش و خرم رہی ہو۔

☆☆☆

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا صالحہ کو آفس کی طرف سے بہت زیادہ سپورٹ کیا جا رہا تھا۔اب وہ زیادہ سے زیادہ آفس کے کام پر financially توجہ دینے لگی تھی جیسے کچھ پانے کی چاہ ہو۔اس کی زندگی اس کے مطابق گزر رہی تھی۔آفس کی طرف سے دی جانے والی آسائیشوں نے اسے انا پرست بنا دیا تھا۔ اب وہ وہی کرتی جو اس کا دل کرتا۔اماں اور حفصہ اسے کچھ کہہ ہی نہیں پاتے تھے۔ یا وہ کچھ بھی سننا نہیں چاہتی تھی۔اسے یوں لگنے لگا تھا کہ وہ اب اس کی کامیابی سے حسد کرنے لگے ہیں۔اماں کو صرف اس کی نماز کی اور اس کی عبادتوں کی فکر لگی رہتی تھی۔انہوں نے ہمیشہ اسی بات پر توجہ دی ہے کہ میرے بچوں نے نماز پڑھ لی کہیں قضا تو نہیں کر دی۔ لیکن صالحہ تو یہ بات بلکل نہیں سمجھتی تھی۔اسے تو لگتا

تھا کہ اماں نے انہیں قید میں رکھا ہوا ہے۔اس نے کبھی یہ نہ سوچا کہ آخر اس کی ماں نے کب اس کا برا چاہا ہے۔ کب اس کی کسی بات کو انکار کیا ہے۔ لیکن جب ہم دنیاوی چیزوں کی کشش میں اتنا کھو جاتے ہیں کہ غافل ہو جاتے ہیں تو ہماری آنکھوں پر پٹی بندھ جاتی ہے ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔ صالحہ کے ساتھ بھی یہی تھا۔ وہ دنیا میں کھوئی تو کھوتی ہی چلی گئی۔

☆☆☆

:-ایک سال بعد

www.novelsclubb.com

بہت بہت مبارک ہو صالحہ تمہیں۔ تم نے اتنے کم عرصے میں اتنا کچھ اچیو کر لیا۔ کمال کر دیا۔

ایم پراؤڈ آف یو گرل۔ معید مسکرایا۔

آج صالحہ کی پروموشن ہوئی تھی۔ جس نے صالحہ کے اندر اکڑ کو اور ہوا دے دی تھی۔ پورے سٹاف سے مبارکباد لینے کے بعد معید نے اسے ڈنر کا کہا تو اس نے خوش دلی سے قبول کر لیا تھا اور اب وہ ایک شاندار سے ریسٹورنٹ میں موجود ہیں۔

جی تھینک یو معید صاحب۔ وہ دل سے مسکرائی۔

جی تو مس صالحہ میرے پاس آپ کے لیے ایک تحفہ ہے اگر آپ اجازت دیں تو پیش کروں؟ اس نے بڑے ادب سے پوچھا تھا۔

ایسا کونسا تحفہ ہے جس کے لیے آپ کو اجازت کی ضرورت ہے؟ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

معید کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔اس نے اپنا بایاں ہاتھ کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور چھوٹی سی سرخ مخملی ڈبی نکالی۔

صالحہ ٹھٹکی۔

یہ ہے وہ تحفہ جس کے لیے مجھے واقعی اجازت کی ضرورت ہے۔وہ مسکرایا۔اس نے لال مخملی ڈبی کھولی۔ہیرے کی جگمگاتی انگھوٹی سامنے تھی۔

صالحہ نے ایک نظر اس تحفے کو دیکھا اور پھر معید کو۔وہ معید کی آنکھوں میں چمک واضح دیکھ سکتی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آئی وہ چمک تھی کس چیز کی۔

Miss saliha will you marry me?

وہ ٹھہرے ہوئے گہرے گھمبیر لہجے میں بولا۔

No ایک لفظی جواب

اس کا چہرہ ہر تاثر سے پاک تھا۔

معید کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

لیکن کیوں صالحہ۔کیا ہوا۔کیا کمی ہے مجھ میں۔

نہیں،کوئی کمی نہیں معید صاحب۔بلکہ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ آپ بہت اچھے انسان ہیں۔لیکن فلحال میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔یہ شادی میرے مقاصد میں کہیں نہیں ہے۔اس نے بغیر لگی لپٹی کے کہا۔

صالحہ سوچ لو آرام سے پھر فیصلہ کرنا۔وہ بضد تھا۔شاید اسے یہ یقین تھا کہ صالحہ فوراًہاں کر دے گی۔

مجھے سوچنا ہوتا تو میں آپ سے ٹائم مانگتی معید صاحب لیکن جب مجھے کرنی ہی نہیں تو سوچنا کیسا۔

لیکن صالحہ۔

سوری معید صاحب میں تو یہاں ڈنر ٹریٹ سمجھ کر آگئی تھی لیکن خیر ہے۔میں چلتی ہوں۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

سوچنا ضرور صالحہ اس بارے میں یہ دل اب میرا نہیں رہا تمہارا ہو گیا۔

وہ آنکھوں میں اور لہجے میں دنیا جہاں کی محبت سمو کر بولا۔

صالحہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور وہاں سے نکل گئی۔

معید نے ہاتھ میں پکڑی مخملی ڈبیا کی طرف دیکھا وہ ابھی تک اسی طرح جگمگا رہی تھی لیکن اس کی یہ چمک دائمی نہیں تھی۔۔۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

دوسرے دن وہ آفس پہنچی تو معید نے کوریڈور میں ہی اسکا راستہ روک لیا۔

کیا آپ کو ایک دفعہ کی بات سمجھ نہیں آتی معید صاحب۔ وہ دبے دبے غصے میں غرائی۔

صالحہ تم تھوڑا ٹائم لے لو لیکن پلیز انکار مت کرو۔ وہی محبت بھرا التجا کرتا لہجہ۔

معید صاحب یہ نہ ہو کہ آج آپکا یہاں آخری دن ہو۔ وہ دانت پر دانت جمع کر غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی۔

دیکھو صالحہ ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔ تمہیں جو بھی چاہئے میں وہ سب تمہیں دوں گا۔ ہر آسائش دوں گا۔ کبھی دھوکا نہیں دوں گا۔ وہ اور قریب ہو کر بولا۔

صالحہ کو ایک دم سے اس کے اندر سے حوس کی بو آئی۔ صالحہ پیچھے کو ہوئی۔

وہ تلخی سے مسکرائی۔معید صاحب جو بھی مجھے آسائشیں چاہئے ناوہ میں خود پوری کر سکتی ہوں۔اب کل کی پروموشن کے بعد آپ سے زیادہ کماؤں گی۔جتاتے ہوئے اسے یاد دلایا گیا۔

کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں کہ وہ صالحہ وجدان کو گرا سکے۔وہی ازلی تکبرانا لہجہ۔

اور جہاں تک بات ہے دھوکے کی وہ تو آپ کل ہی دے چکے۔وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولی۔

کیا دھوکا دیا میں نے ہاں ؟معید الجھا۔

وہی۔۔۔۔۔ڈائمنڈ رنگ۔چمکتی ہوئی۔پرنور۔کسی بھی گندگی سے پاک۔ہے نا؟ تلخ مسکراہٹ۔

معید ہکا بکا رہ گیا۔مطلب وہ اس کے جھانسے میں آئی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

If you ever try to block my path in the future Mister Moeed, it will be very bad for you. Understood?

وہ شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے بولی۔

اور اسی وقت موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے معید نے اس کی طرف جھک کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

صالحہ ہکا بکا رہ گئی۔اس نے جیسے ہی ہاتھ چھڑانے کے لیے مزاحمت کی کامران صاحب (کمپنی کے سی ای او) کوریڈور میں انٹر ہوئے اور انہیں دیکھ کر چونکے۔یہ کیا ہو رہا ہے۔وہ غصے سے تقریباً دھاڑے تھے۔

صالحہ سن ہو گئی اس کا حلق تک خشک ہو گیا۔بے قصور ہوتے ہوئے بھی اسے اپنا آپ مجرم لگنے لگا۔

معید آپ میرے آفس میں آئیں ابھی۔وہ غصے سے کہہ کر چلے گئے۔

معید صالحہ کو دیکھ کر غلیظ سی ہنسی ہنس کر چل دیا۔

گھٹیا انسان۔

وہ اپنی جگہ پر بیٹھی تھی سوچ میں گم۔یہ کیا ہو گیا؟اب کیا ہو گا۔کیوں اتنا ڈر رہی ہو صالحہ تم نے کچھ نہیں کیا۔تمہاری کوئی غلطی نہیں۔ہاں۔

میں سر سے کہوں گی کہ میری کوئی غلطی نہیں ہے اور انہیں میری بات پر یقین کرنا پڑے آخر میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔

یا اللہ پلیز میری مدد کریں۔ابھی تو سب ٹھیک ہوا تھا۔وہ بے خیالی میں اپنے رب کو پکار بیٹھی تھی۔صدق دل سے۔

مس صالحہ آپ کو سر بلا رہے ہیں۔یہ وہی لڑکی تھی جو پہلے دن اسے باس کے ہی کہنے پر بلانے آئی تھی۔اس کی حالت غیر ہونے لگی۔

May I come in sir?

وہ دنیا بھر کی ہمت جمع کر کے بولی۔وہ پراعتماد لڑکی آج اپنے آپ کو مجرم سمجھ رہی تھی۔

یس۔آئیں آپ ہی کا انتظار ہو رہا ہے۔وہ غصے میں یہ تک بھول گئے کہ صالحہ کی وجہ سے ان کی کمپنی کو کتنا فائدہ پہنچا تھا۔

جی سر۔اس نے خود کو بہت مضبوط ثابت کرنا چاہا۔

آخر جب میں نے کچھ غلط کیا ہی نہیں تو کس سے ڈروں اور کیوں ڈروں۔اس نے دل میں سوچا۔

صالحہ شاید آپ اس کمپنی کے رولز بھول گئیں ہیں۔

اس نے اپنے لبوں پر زبان پھیری۔ nothing like that. نو سر

www.novelsclubb.com

Miss saliha wajdan you are fired.

صالحہ ہکابکا رہ گئی۔اسے لگا کسی نے اسے ابلتے لاوے میں پھینک دیا ہو۔

لیکن سر میں نے کچھ نہیں کیا۔یقین کریں میرا۔آ۔۔۔آپ ایسے کیسے نکال سکتے ہیں۔

ابھی تو اس کے پر لگے تھے ابھی تو اس نے اڑنا شروع کیا تھا پھر کیسے اس کے پروں میں چھید ہو گئے۔

مس صالحہ وجدان مجھے ایسا لگتا تھا کہ آپ سے ہماری کمپنی کو بہت فائدہ ہونے والا ہے لیکن آپ تو ہمیں ہی ڈسنے کی کوشش میں تھیں۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں سر آپ؟اس نے حیران آنکھوں سے انہیں دیکھا۔

مس صالحہ وجدان شاید آپ کی نظر میں آپ کی عزت نہ ہو لیکن اس کمپنی کی اس دنیا میں بہت عزت ہے۔اس کمپنی کو نقصان پہنچانے کے چکر میں آپ نے اپنی عزت کو داؤ پر لگا دیا۔

صالحہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگی۔اس کے سارے الفاظ حلق میں ہی دم توڑ گئے۔

تو مس صالحہ وجدان ہم ایک ایسی لڑکی کو بلکل بھی اپنے آفس میں نہیں رکھ سکتے جسے اپنی عزت کی کوئی پرواہ نہ ہو۔وہ لیٹر پر سائن کرتے ہوئے بولے۔

سہ۔۔۔سر آپ غلط سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔آپ ایسے مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے۔چیخنے چلانے اور جھڑک دینے والی کانفڈینٹ صالحہ کہیں بہت پیچھے چلی گئ تھی۔یہ جو صالحہ کھڑی تھی شکست خوردہ سی ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔

الزام۔۔۔یعنی آپ کو ثبوت چاہیۓ؟وہ بغور اس کو دیکھتے ہوۓ بولے۔

جی سر۔وہ جتانے والے انداز میں بولی۔کیونکہ اس نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں تھا جوان کے پاس ثبوت ہوتا۔وہ جانتی تھی کوئی ثبوت نہیں ہوگا۔

آئیں تو پھر دیکھیں۔وہ کمپیوٹر کی جانب بڑھے۔

جیسے ہی انہوں نے پی سی آن کیا صالحہ کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔اسے لگا جیسے کسی نے گرم لاوا اس کے سر پر انڈیل دیا ہو۔جیسے اسے بغیر کسی جرم کے سولی پر لٹکایا جا رہا ہو۔وہ چکرا کر رہ گئی۔

اور کوئی ثبوت چاہئے؟وہ اور پکچرز دکھاتے ہوئے بولے۔

ان میں معید اس کے بے حد قریب کھڑا تھا بلکہ صرف معید نہیں اور بھی لڑکے تھے جنہیں کبھی صالحہ نے دیکھا تک نہیں تھا۔یعنی یہ سب پہلے سے طے تھا؟

صالحہ نے سہارا لینے کے لیے چیئر کو تھاما۔اس کی ٹانگیں بے جان ہونے لگیں۔

کمال کی ایڈیٹنگ تھی۔وہ یہ یقین سے کہہ سکتی تھی کہ یہ پکچرز ایڈٹ کی گئیں ہیں لیکن کسی اور کو کیسے یقین دلاتی۔

یہ۔۔۔یہ جھوٹ ہے۔اسکی زبان اور اس کی آواز تک نے اس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا تھا۔

اس کے حلق میں کانٹے اگ آئے۔۔۔اسے اپنا آپ بے بس ہوتا محسوس ہوا۔

کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے۔لیکن آواز نہ نکل پائی۔

ٹھیک ہے صالحہ یہ پکچرز میں آپ کے سامنے ڈیلیٹ کر رہا ہوں لیکن آپ اب اس کمپنی میں اور نہیں رہ سکتی۔وہ سائن کر چکے تھے۔حتمی لہجے میں بولے۔

آنسو نکل کر گالوں پر بہہ گئے۔صالحہ نے ہاتھ نیچے گرا لیے وہ شکست خوردہ سی کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی پھر آہستہ سے قدم پیچھے اٹھائے اور مڑ کر تیزی سے روم سے نکل گئی۔اپنی ٹیبل سے سامان اٹھایا اور آگے بڑھ گئی۔

وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔ایک سال کی اتنی محنت پل میں ڈوب گئی۔

کوریڈور سے گزرتے معید نے پھر اس کا راستہ روک لیا۔اس کی شکل دیکھ کر صالحہ کو غصہ آنے لگا آنکھیں سرخ انگارہ ہو چکی تھی۔

چچ۔۔۔چچ۔۔۔چچ۔۔۔معید اس کی حالت دیکھ کر محفوظ ہوا۔

کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا ذلیل انسان۔۔۔وہ غرائی۔

آواز نیچے صالحہ۔اس نے اس کے نام پر زور دے کر کہا۔

بہت اکڑ تھی نا تم میں۔جب تم پہلی بار مجھ سے ٹکرائی تھی نا تب ہی سوچ لیا تھا میں نے کہ تمہاری اکڑ تو میں نکالوں گا۔وہ قریب ہو کر بولا۔

اور اب تمہارے جانے کے بعد تمہاری نئی والی جگہ بھی میری ہو گی۔وہ نئی والی جگہ پر زور دے کر بولا۔

دور ہٹو۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔صالحہ کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔

اس نے اسے کوہنی سے پکڑ کر کھینچا۔

صالحہ۔۔۔اس نے اس کے نام پر زور دیا۔

نام دیکھو اور حرکتیں دیکھو۔

اور صالحہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔ شرمندگی کا پہاڑ اس کے سر پر آ گرا۔اس کا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے۔

اس نے اپنا ہاتھ چھڑایا۔اور بغیر کچھ بولے وہاں سے نکل گئی۔ کمپنی سے باہر آ کر صالحہ نے مڑ کر اس اونچی بلڈنگ کو دیکھا۔ کتنی محبت کی تھی اس نے اس سے۔ کتنی چاہ سے وہ اپنا کام کیا کرتی تھی۔اور بدلے میں اس کمپنی نے اسے دھتکار کر باہر پھینک دیا۔اسے تکلیف ہوئی۔آنسوؤں میں روانی آ گئی۔

www.novelsclubb.com

بعض دفعہ انسان اڑتے اڑتے اتنی اونچائی پر چلا جاتا ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ اگر اس کے پر ٹوٹ جائیں تو وہ اتنی ہی تیزی سے زمین پر آ کر گرتا ہے کہ اس کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

☆☆☆

حفصہ نے دروازہ کھولا تو صالحہ سامنے کھڑی تھی۔ صبح والے حلیے سے بلکل مختلف۔ بکھرے بال، شکست خوردہ حالت، لال آنکھیں۔ وہ کیسے گھر پہنچی تھی اسے کچھ یاد نہیں۔

کیا ہوا صالحہ۔ وہ پریشان ہوئی۔

حہ۔۔۔ حفصہ وہ اندر بڑھی اور اس کے گلے لگی۔

حفصہ حیران پریشان کھڑی۔

ہوا کیا ہے؟ اسے اب گھبراہٹ ہونے لگی۔اس نے اسے صوفے پر بٹھایا اور خود بھی اس کے برابر میں بیٹھ گئی۔

کیا ہوا مجھے بتاؤ۔۔۔حفصہ نے اس کے چہرے کے گرد ہاتھوں کے پیالے بنا کر اتنی محبت سے پوچھا کہ صالحہ کا دل کیا اس کے گلے لگ کر خوب روئے۔

حفصہ۔۔۔ابھی تو مجھے بہت کچھ کرنا تھا۔بہت آگے جانا تھا۔ایسا کیسے ہو گیا۔یہ تو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔وہ پھر رونے لگی۔

سب کچھ چھن گیا حفصہ۔۔۔۔

حفصہ الجھی۔پھر اسے سمجھانے کے لیے محبت سے بولی۔

صالحہ سنبھالو خود کو۔ہر بار وہ نہیں ہوتا جو ہم چاہتے ہیں۔ہر چیز میں اللہ کی مرضی شامل ہوتی ہے۔اللہ ہمیں وہی دیتا ہے جس میں ہماری بہتری ہوتی ہے اور جس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں ہماری بہتری نہیں ہوتی وہ ہم سے دور کر دیتا ہے۔جو تم سے چھن گیا ہے سمجھو وہ تمہارے لیے بہتر نہیں تھا۔اللہ بہتر جانتا ہے۔

حفصہ میں نے بہت کچھ کرنا تھا۔ابھی تو میں نے خواب دیکھنے شروع کیے تھے۔

کچھ ختم نہیں ہوا صالحہ۔۔۔کچھ بھی ختم نہیں ہوا۔

سب کچھ ختم ہو گیا حفصہ تم سمجھ نہیں رہیں۔

کیا تمہاری زندگی ختم ہو گئی صالحہ ؟۔۔۔کیا تم مر گئیں؟

صالحہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

نہیں نا۔۔۔کچھ بھی تو ختم نہیں ہوا۔تم اب بھی بہت کچھ کر سکتی ہو۔اپنے ٹیلنٹ کو وہاں استعمال کرو جہاں اس کی قدر کی جائے۔

صالحہ پھر اس کے گلے لگی۔

کیا ہوا صالحہ جلدی آ گئیں؟

اماں نماز پڑھ کر کمرے سے نکلیں تو اسے دیکھ کر بولیں۔

صالحہ نے حفصہ سے الگ ہو کر ان کی طرف دیکھا۔

اس کی بھیگی لال آنکھیں دیکھ کر وہ ٹھٹکیں۔

ہائے میرا بچہ۔۔۔صالحہ کیا ہوا۔

وہ فوراً اس کی طرف بڑھیں۔

صالحہ ان کی اس قدر محبت دیکھ کر شرمندہ ہوئی۔اسے آج سمجھ آیا کہ ان دونوں کو تو اس کی جاب اور اتنی زیادہ تنخواہ سے تو کبھی کوئی سروکار تھا ہی نہیں۔وہ دونوں ہی اس سے بے لوث محبت کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اماں آفس والوں نے نکال دیا مجھے۔وہ ان کے پاس آکر بولی۔

کیوں۔۔۔کیوں نکال دیا میری اتنی محنتی بچی کو انہوں نے۔اماں کو یہ بات سخت ناگوار گزری۔وہ واقف تھیں صالحہ کی دن رات کی محنت سے۔

کوئی بات نہیں میرا بچہ۔ اللہ تمہارے لیے کوئی کوئی مدد کا وسیلہ بنا دیں گے دیکھنا تم۔ میرا رب کسی کی جھولی کھالی نہیں چھوڑتا۔ بہت مہربان ہے وہ۔

اور صالحہ سن ہوئی۔ اب ساری آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں جیسے۔ اس نے تو کبھی اللہ سے نہیں مانگا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ جو وہ کر رہی ہے اسی کا ہی بدلہ اسے ملے گا۔ لیکن وہ یہ بات فراموش کر بیٹھی تھی کہ جب تک اللہ نہ چاہے کچھ ہوتا ہی نہیں ہے۔ اور جو آج اس کے ساتھ ہوا تھا وہ تو ہونا ہی تھا نا۔ وہ خود کو بہت اچھا سمجھتی تھی۔ اس پر اسی کے سارے راز آج کھل گئے تھے۔ وہ تو وہ تھی ہی نہیں جس کی وجہ سے اسے خود پر ناز تھا۔ وہ تو بس وہ تھی جسے کچھ پانے کی چاہ ہوتی تو وہ حاصل کر کے رہتی تھی۔ اور آج اس کا دل کیا کہ وہ اللہ کے آگے گڑگڑائے۔ اسے اس وقت اپنا ہم راز وہی لگا۔ لیکن کیسے وہ اس کے پاس چلی جائے۔ ہمیشہ جب میں تکلیف میں ہوتی ہوں تو تب ہی جاتی ہوں۔ وہ یہ سوچ کر اور تڑپی۔ لیکن آج کی تکلیف بہت زیادہ ہے اتنی زیادہ کہ میرا دل پھٹ جائے گا۔ اسنے کیسے اپنے اللہ کو کھو دیا؟ اسے وہ بات

www.novelsclubb.com

یاد آئی جب امی نے اسے قرآن پڑھنے کا کہا تھا اور وہ منہ بنا گئی تھی۔اس وقت حفصہ قرآن پڑھ رہی تھی۔اسے اچھی طرح یاد ہے اب بھی کہ اس وقت حفصہ نے کونسی آیت پڑھی تھی۔اس آیت نے لمحے بھر کے لیے اس کے وجود میں سکوت طاری کر دیا تھا۔اس نے زیرِلب وہ آیت دوہرائی۔"جیسا تم کرتے ہو ویسا ہی بدلہ تم کو دیا جائے گا"۔اس کا دل رک سا گیا۔سانسیں تھم سی گئیں۔سب کچھ ساکن ہو گیا۔ ہر چیز پر سکوت طاری ہو گیا۔اس کے کانوں میں پھر وہی آیت گونجی۔"جیسا تم کرتے ہو ویسا ہی بدلہ تم کو دیا جائے گا"۔اس کی آنکھیں لمحے بھر کے لیے بھی نہیں جھپکی۔وہ ایک دم سے اٹھی اور کمرے میں چلی گئی۔کمرہ بند کر کے وہ واشروم میں گھس گئی۔

اس نے آئینے میں خود کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں اسکا صبح والا ہنستہ مسکراتا چہرہ لہرایا۔اس نے نل کھول کر اپنے چہرے پر چھپکے مارے۔آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں۔اور یہ آنسو جاب سے نکل جانے کے نہیں تھے۔خواہش پوری ہو کر چھن

www.novelsclubb.com

جانے کے نہیں تھے۔ یہ آنسو اس کے ساتھ جو ہوا اس کے نہیں تھے۔ جو اس نے کر دیا اپنے ساتھ، اس کے تھے۔ یہ آنسو دیر سے لوٹنے کے تھے۔ یہ آنسو سب نظر آ جانے کے تھے۔ یہ آنسو اس لیے تھے کہ اس نے اپنی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اب اتار پھینکا تھا لیکن کافی دیر سے۔

اب وہ گڑگڑانا چاہتی ہے۔ معافی مانگنا چاہتی ہے اللہ سے اپنے گناہوں کی، اللہ کو بھول جانے کی۔ اب اسے صرف اللہ چاہیئے۔ اب وہ اللہ کو اپنا دوست بنانا چاہتی ہے۔ اب وہ اللہ کے آگے سجدے میں گرنا چاہتی ہے اور گری رہنا چاہتی ہے۔ اس نے وضو کیا اور باہر آئی۔ آنکھیں سوجھی سوجھی ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے نماز ادا کی۔ آج پہلی بار وہ نماز میں روئی، سجدوں میں روئی اور دعاؤں میں گڑگڑائی۔ وہ معافی مانگ رہی تھی اللہ سے۔ آج اسے احساس ہوا کہ وہ کتنی دور تھی اپنے رب سے۔ کس قدر اندھیرے میں بھٹک رہی تھی۔ روشنی کی چاہ ہی نہ کی تھی اس نے۔ اب وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔ گڑگڑا رہی تھی۔

اللہ۔۔۔اللہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں۔۔۔(ہچکی)۔۔۔اتنے زیادہ ہیں کے میرا۔۔۔میرا قلب سیاہ ہو گیا۔میں نے کب۔۔۔ کبھی آنکھیں کھولنے کی کوشش ہی نہیں کی اللہ۔۔۔اللہ اللہ بے شک آپ بہت مہربان ہیں۔ال۔۔۔اللہ مجھے لگتا ہے کہ میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔اللہ مجھے سمیٹ لیں۔مجھے روشنی کی کرن دکھادیں۔اللہ معاف کر دیں۔منت بھرا لہجہ۔

بہ۔۔۔بہت گناہ کر لیے میں نے اللہ مجھے صراطِ مستقیم دکھائیں اللہ۔وہ ہچکیوں کی زد میں رو رہی تھی۔

اس کے کان میں وہی جملا گونجا۔(آپ نے اپنی ہی عزت داؤ پر لگادی)ایک سسکی تکلیف کی شدت سے نکلی۔اس کے کان میں ایک اور جملا گونجا۔(اپنا نام دیکھو اور اپنی حرکتیں دیکھو).وہ پھر سجدے میں گر گئی۔

حفصہ کمرے میں آئی۔اسے دیکھ کر حفصہ حیران ہوئی پھر مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ صالحہ اپنی تکلیف اللہ کے آگے سجدوں کی صورت میں بیان کر رہی ہے۔وہ مسکرا کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

صالحہ۔اس نے نرمی سے پکار۔

وہ اٹھی اسے دیکھا۔

حفصہ۔۔۔۔پہلے مجھے آخرت کا کوئی خوف نہیں ہوتا تھا اور اب مجھے لگتا ہے کہ میرے گناہ بہت بہت زیادہ ہیں اتنے کہ مجھے خوف آنے لگا ہے حفصہ۔

تمہیں پتہ ہے صالحہ انسان کے دل سے خوفِ آخرت کیسے نکل جاتا ہے؟ کہ انسان کو سامنے کی باتیں ہی نہیں نظر آ رہی ہوتیں سمجھ بوجھ ختم ہو جاتی ہے۔پھر وہ اللہ کی باتیں نہیں سنتا نہیں سمجھتا۔وہ باتیں اس انسان کے لیے کوفت بن جاتی ہیں۔

صالحہ یک ٹک اسے دیکنے لگی۔جب انسان اپنے اندر پیدا ہونے والی negative thoughts کا علاج نہیں کرتا انہیں جھٹکتا نہیں ہے تو وہ اندھیرے میں چلا جاتا ہے کہ خود ایک سیاہ اندھیرا بن جاتا ہے اور اندھا ہو کر بھٹکتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چلا جاتا ہے۔اور پھر کون ہے جو انسان کو اندھیرے سے نکال سکتا ہے، راستہ بنا سکتا ہے۔سوائے اللہ کے۔حفصہ مسکرائی۔

صالحہ فوراً آگے بڑھ کر اسکے گلے لگی۔

میں کبھی سمجھ ہی نہیں پاتی تھی تمہاری ان باتوں کو لیکن اب سمجھ آ رہی ہیں۔اب میرا دل کر رہا ہے تم کہتی جاؤ اور میں سنتی جاؤں آج تمہیں چپ نہ کرواؤں۔امی اور تم نے ہمیشہ میرا اچھا چاہا ہے لیکن میں اتنا اندھیرے میں تھی کہ آنکھیں اور دماغ کھول کر دیکھ اور سمجھ ہی نہیں پائی۔

مجھے معاف کر دو حفصہ۔وہ بے حد شرمندہ تھی۔

ارے غلطیاں تو انسان سے ہی ہوتی ہیں نا اگر انسان غلطیاں نہیں کرے اور تو سیکھے گا کیسے اور صحیح راستے پر کیسے آئے گا؟

ٹھیک کہا تم نے حفصہ۔ اگر آج وہ نہ ہوتا میرے ساتھ تو میں کبھی روشنی نہیں دیکھ پاتی اور میں ہمیشہ کے لیے اندھیرے میں کھو جاتی۔

☆☆☆

دوسرے دن صبح فجر میں وہ دونوں نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں اور قرآن کھولا۔ باہر سے چڑیا کی چہکنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ صبح صبح اس خوبصورت موسم کی ٹھنڈک دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔ صالحہ قرآن پڑھ رہی تھی۔ پڑھتے پڑھتے پڑھتے ایک ایت پر ٹھہر گئی۔ اس کی انکھیں نم ہونے لگیں۔

اور ہم ان کو خوشحالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے شاید باز آجائیں“ ”

انسان کو جب اتنا مل جاتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے اسے سب مل گیا اب کسی اور کی چیز کی چاہ نہیں رہی۔ لیکن اللہ پاک انسان کو بہت دیکھ کر بھی آزماتے ہیں اور سب کچھ لے کر بھی آزماتے سکتے ہیں۔ ہمیں تکلیف اور آزمائش کا پتہ جب چلتا ہے جب ہم سے سب لے لیا جاتا ہے۔ جب ہم بالکل خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں تب ہم اللہ کی طرف بھاگتے ہیں کہ اب جو بھی مل سکتا ہے وہ اللہ سے ہی مل سکتا ہے اور ہم اس وقت اللہ کے اگے اتنا گڑ گڑا رہے ہوتے ہیں کہ اللہ پاک ہماری دعاؤں کو قبول فرمالیتے ہیں پھر جب ہمیں سب کچھ مل جاتا ہے کچھ پانے کی طلب نہیں رہتی تو اللہ کو بھی بھول جاتے ہیں۔ یہ تک بھول جاتے ہیں کہ دینے والا صرف وہی ہے اگر وہ دے سکتا ہے تو لے بھی سکتا ہے۔ صالحہ کے انسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

سوری اللہ۔۔اس نے زیر لب کہا میں اب کبھی اپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔

قران پڑھنے کے بعد وہ اٹھنے لگی تو حفصہ نے کہا دعا تو مانگ لو۔

صالحہ نے اسے دیکھا۔

حفصہ مجھے اب کچھ پانے کی طلب نہیں رہی لیکن اب میں اللہ کو ہمیشہ یاد رکھوں گی۔

ضروری ہے جب کسی چیز کی طلب ہو جب ہی دعا مانگی جائے۔

اگر میں جو مانگوں وہ بھی مجھے نہ ملا تو؟

ضرور ملے گا دعا کے بغیر کیا ملتا ہے اور مل جائے تو رہتا کیا ہے۔ حفصہ کی اس خوبصورت بات نے صالحہ کے چہرے پر مسکراہٹ لا دی۔

حفصہ مجھ سے اتنی غلطیاں ہوئی ہیں کہ مجھے اب کچھ بھی مانگنے میں جھجک ہو رہی ہے اللہ سے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

غلطی ہوئی ہے تو اللہ سے معافی مانگ لو اور نئے سرے سے اللہ کے دوست بن جاؤ۔ حفصہ نے نرمی سے کہا۔ صالحہ نے اثبات میں سر ہلا کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دعا مانگنے کے بعد اللہ کو اپنی بات بتانے کے بعد اس کے دل کو ایک الگ سی خوشی ملی، الگ ہی سکون ملا، منفرد سا۔ اس کے دل سے سیاہی ختم ہو رہی تھی بہار اس کی منتظر تھی۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

تقریباً دو ماہ بعد وہ انٹرویو کے لیے گئی۔ ان دو ماہ نے صالحہ کو صالحہ بنا دیا تھا وہ کافی سے بھی زیادہ بدل گئی تھی۔ تفسیر کے ساتھ قران پڑھنے لگی تھی۔ اپنی ہر بات اللہ کو بتانے لگی تھی۔ ہر قدم آیت پڑھ کر اٹھاتی تھی۔ اس کے مزاج میں نرمی انے لگی

تھی۔اب وہ بات یہ بات کسی کو جھڑکا نہیں کرتی تھی۔اس نے اللہ کی دکھائی ہوئی کرن کو تھام لیا تھا جو اسے روشنی کی طرف لے جا رہی تھی۔صالحہ کے مزاج کی نرمی اس کی ماں کو بہت پر سکون کر گئی تھی۔اب انہیں اپنی بیٹی پر فخر ہونے لگا تھا۔وہ بالکل ویسی بن رہی تھی جیسا انہوں نے چاہا تھا۔

ہم ٹھوکر لگنے سے پہلے کیوں نہیں سیکھ جاتے اماں؟ٹھوکر لگنے سے پہلے کیوں بات نہیں سمجھ آتی اس نے اپنی اماں سے پوچھا۔

کیونکہ تب ہم اندھیرے میں ہوتے ہیں غافل ہوتے ہیں کچھ نظر نہیں آرہا ہوتا۔ہمیں لگتا ہے جو ہم کر رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے۔بعض دفعہ ٹھوکر لگنا اچھا ہوتا ہے وہ ٹھوکر ہمیں اللہ کے قریب کر دیتی ہے،اللہ سے جوڑ دیتی ہے۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

تمہیں پتہ ہے صالحہ تمہارے بابا نے تمہارا نام صالحہ کیوں رکھا تھا؟اس نے چہرہ اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔

تمہارے بابا چاہتے تھے کہ تم ایک نیک اور صالح اولاد بنو اور دیکھو آج تم نے ان کے سارے خواب پورے کر دیے وہ مسکرائیں۔

صالحہ کیا کبھی تم نے اپنے نام پر غور کیا ہے؟

صالحہ الجھی پھر اسے یاد آیا کافی لوگ اسے دیکھ کر اس کا نام اس کے سامنے زور دے کر پکارتے تھے خاص کر معید جیسے لوگ لیکن کبھی بھی اس نے اپنے نام پر غور نہیں کیا تھا لیکن آج وہ جاننا چاہ رہی تھی کہ آخر کیا ہے اس کے نام میں۔

اس نے نفی میں سر ہلا دیا اور سر جھکا دیا ماں مسکرائیں۔

تمہارے نام کا مطلب ہے متقی، نیک اور پاک باز عورت وہ مسکرائیں۔اور صالحہ کو اب سمجھ آئی کے اسے دیکھ کر لوگ کیوں اس کے نام پر اتنا زور دیتے تھے۔اسے شرمندگی ہوئی وہ اپنے نام کے بالکل الٹ تھی۔انکھیں نم ہوئیں پھر وہ ماں کو دیکھ کر مسکرائی اور ان کے ہاتھوں کو چوما۔

تمہارے بابا نے مجھے کہا تھا کہ "عفت اپنی بیٹیوں کی کبھی نماز مت قضا ہونے دینا"

وہ پھر مسکرائی اس بار ان کی آنکھیں نم تھیں۔

صالحہ کی آنکھیں بھیگیں۔اماں مجھے معاف کر دیں وہ ان کی گود میں سر رکھے پھر سے رونے لگی تھی۔میرا بہادر بچہ۔۔۔وہ پیار سے بولیں۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

چھ ماہ بعد:

السلام علیکم امی۔وہ صوفے پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے اپنا حجاب اتارا۔

کیا ہوا بہت خوش لگ رہی ہو وہ مسکرائیں۔

جی امی خوش ہوں بہت خوش۔وہ چہکی۔

کیا ہوا؟

حفصہ آگئی؟

ہاں کمرے میں ہے نماز پڑھ رہی ہو گی۔

چلیں ٹھیک ہے میں بھی نماز پڑھ کر آؤں پھر ساتھ ہی بتاؤں گی۔اس نے اپنا عبایا اور حجاب اٹھایا اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

نماز کے بعد اس نے شکرانے کے نفل بھی ادا کیے اور باہر آئی۔حفصہ اور امی اس کا ہی انتظار کر رہی تھیں۔

امی کباب کا مصالحہ لے کر بیٹھی تھیں۔ساتھ ساتھ کباب کی ٹکیاں بھی بنا رہی تھیں وہ ان کے پاس اکر بیٹھ گئی۔

امی جو میں نے چاہا تھا وہ مجھے مل گیا۔وہ خوشی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

امی اپ کو پتہ ہے میرا پروموشن بھی ہوا ہے۔حفصہ اور امی نے اس کی خوشی میں اس کا بھرپور ساتھ دیا۔اللہ تمہیں اور کامیاب کرے میرا بچہ۔انہوں نے محبت اور پیار سے کہا۔

بہت بہت مبارک ہو صالحہ حفصہ اس کے گلے لگی۔

یہ اللہ کی طرف سے تمہارا انعام ہے صالحہ۔امی نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔صالحہ مسکرائی۔

شکر الحمد للہ۔اگے بڑھ کر وہ اماں کے گلے لگی۔

وہ اللہ کی بہت شکر گزار تھی۔۔۔

اپنے گزرے ہوئے ایام سے نفرت ہے مجھے"

اپنی بیکار تمناؤں پر شرمندہ ہوں میں"۔

مجھے زندگی میں قدم قدم

تیری رضا کی تلاش ہے

تیرے عشق میں اے اللہ

مجھے انتہا کی تلاش ہے

میں گناہوں میں ڈوبا ہوا

میں زمین پر ہوں گرا ہوا

جو مجھے گناہوں سے بری کر دے

مجھے اس دعا کی تلاش ہے

میں نے جو کیا وہ برا کیا

میں نے خود کو خود ہی تباہ کیا

جو تجھے پسند ہو اے اللہ

www.novelsclubb.com

مجھے اس ادا کی تلاش ہے۔

☆☆☆

جو انسان سوچتا ہے کہ بس میں ہوں جو ہوں بس میری سنی جائے یاد رکھیے وہ انسان آخر میں تنہا رہ جاتا ہے۔ ہمیں خود کو بدلنے کی ضرورت ہے ہم کسی کے لیے خود کو نہ بدلیں ہم اللہ کے لیے خود کو بدل لیں۔ ہم یہ سوچ لیں کہ جیسے ہم ہیں اس کا اپریشن اللہ کے پاس کیسا جارہا ہو گا تو آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ آپ کو خود کو بدلنے کی ضرورت ہے یا نہیں اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی آنکھیں بھی بند ہیں آپ بھی اندھیرے میں ہیں تو تلاش کیجیے روشنی کو آپ کو لگتا ہے کہ آپ بھی دور جارہے ہیں اللہ سے تو کوشش کیجیے قریب آنے کی بھلا کون ہے جو انسان کو اندھیرے سے نکال سکتا ہے؟ جب ہمیں اندھیروں میں سمجھ نہیں آرہا ہوتا کہ کون سا راستہ اپنائیں تب ہمیں راستہ دکھانے والا صرف اور صرف اللہ ہوتا ہے یہ جو

لوگوں کی خوفناک آوازیں ہمیں ڈراتی ہیں نا مستقبل کا خوف دلاتی ہیں اندھی طوفان جیسی آوازیں دراصل یہ رحمت کی بارش ہوتی ہے۔یہ اللہ بھیجتا ہے۔اچھے دنوں کی ابتداء سے پہلے شدید بری بات ہے ہمیں سننا پڑتی ہیں۔یہ امتحان بھی ہے اللہ ہی لے رہا ہے۔ابلیس کی باتوں پر کان مت دھریے اپنی زندگی کو اللہ کی آیتوں کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کیجئے جو ہمارے لیے ضابطہ حیات ہے۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com